

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

میں مغرب کی رہنے والی ایک نوجوان عورت ہوں۔ میں نے چار سال پہلے اپنے پھوپھی زاد سے شادی کی تھی۔ شادی سے پہلے میں نے اپنے وطن میں ایک عالم سے یہ پوچھا تھا کہ میری اس سے شادی حلال ہے یا نہیں کیونکہ میں نے اس کے پھوٹے بھائی کے ساتھ ملکر اس کی ماں کا دودھ پیا تھا؟ اس کا یہ پھوٹا بھائی میرا ہم بھر ہے جبکہ یہ مجھ سے پندرہ سال بڑا ہے تو اس عالم نے بتایا تھا کہ تیرے ساتھ اس کیلئے شادی کرنا حلال ہے۔ چنانچہ دستور کے مطابق شادی ہو گئی۔ شادی کے دو سال بعد ہم نے مغرب میں ٹیلی وژن کا ایک علمی پروگرام دیکھا جس میں علمائے اس طرح کی شادی کے حرام ہونے کا فتویٰ دیا تھا جس کی وجہ سے مجھے اور میرے شوہر کو بہت پریشانی لاحق ہو گئی۔ لہذا امید ہے کہ آپ ہماری رہنمائی فرمائیں گے کیا یہ شادی حلال ہے یا حرام؟ کیا میں اپنے شوہر کی رضاعی بہن ہوں یا اس کے صرف اس بھائی کی رضاعی بہن ہوں جس کے ساتھ ملکر میں نے دودھ پیا ہے؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

الحمد لله، والصلاة والسلام على رسول الله، أما بعد؛

اگر آپ نے اپنے شوہر کی ماں کا پانچ یا اس سے زیادہ رضعات پر مشتمل دو سال کی عمر کے اندر دودھ پیا ہے تو آپ اس کی رضاعی بہن ہیں خواہ آپ نے دودھ اس کے پھوٹے بھائی کے ساتھ ملکر پیا ہو اس پر تمام مسلمانوں کا اجماع ہے جس شخص نے آپ کو اس نکاح کے حلال ہونے کا فتویٰ دیا اس نے ایک بہت بڑی غلطی کا ارتکاب کیا اور علم کے بغیر فتویٰ دیا ہے اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب عظیم کی سورۃ النساء میں محرمات کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا ہے:

خُرِمَتْ عَلَيْكُمْ أُمَّهَاتُكُمْ وَأَبْنَاؤُكُمْ وَأَخَوَاتُكُمْ وَأُمَّهَاتُ الْأَخِ وَبَنَاتُ الْأَخِ وَبَنَاتُ الْأَخْتِ وَأُمَّهَاتُكُمْ وَأَبْنَاؤُكُمْ مِنَ الرِّضَاعِ ... سورة النساء ۲۳

”تم پر تمہاری مائیں اور بیٹیاں اور بہنیں اور پھوپھیاں اور خالائیں اور بھتیجیاں اور بھانجیاں اور تمہاری وہ مائیں جنہوں نے تم کو دودھ پلایا ہو اور تمہاری رضاعی بہنیں حرام کر دی گئی ہیں۔“

: اور صحیحین میں حضرت عائشہ و ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرمؐ نے فرمایا:

((محرّم من الرضاعة ما يحرم من النسب)) ((صحیح البخاری))

”رضاعت سے بھی وہ رشتے حرام ہو جاتے ہیں جو نسب سے حرام ہیں۔“

اس باب میں اور بھی بہت سی احادیث ہیں اللہ تعالیٰ ہم سب کو دین میں سمجھ بوجھ اور ثبات قدمی عطا فرمائے۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ اسلامیہ

کتاب الرضاع : جلد 3 صفحہ 364

محدث فتویٰ